نرمی کیسے پیدا کریں

18-August-2022



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! نرمی ربِّ کریم کی ایک بہت اچھی نعمت ہے، جس خوش نصیب مسلمان کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے، اس کے اخلاق بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور لوگ بھی ایسے شخص سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ تو آیئے! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم نرمی (Politness) کے تعلق سے کچھ واقعات و حکایات اور احادیث و روایات سنتے ہیں۔ آیئے! پہلے نرمی کے تعلق سے ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

تورات کے عالم کا قبولِ اسلام

حضرت زید بن سَعنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو قبولِ اسلام سے پہلے تورات کے عالِم تھے، انہوں نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ انہوں نے بھری محفل میں حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن اور چادر پکڑ کر تیز نظروں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دیکھا، یہ منظر دیکھ کر امیرُ الْمُؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جلال بھری نظروں سے دیکھ کر کہا: اے

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

خدا کے دشمن! تُو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے؟ خدا پاک کی قسم! اگر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں نہ ہوتے تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہئے تھا کہ مجھے قرض ادا کرنے کی ترغیب دے کر اسے نرمی کے ساتھ قرض کا تقاضا کرنے کا کہہ کر ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا: اے عمر(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! اس کو اس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو اور کچھ زیادہ بھی دینا! امیرُ المؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو زید بن سَعنہ نے کہا: اے عمر! رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اسی لئے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔

یہ سُن کر زید بن سَعنہ نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سَعنہ ہوں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تم وہی زید بن سَعنہ ہو جو تورات کا بہت بڑا عالِم ہے، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: پھر تم نے حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ تو زید بن سَعنہ نے جواب دیا: اے عمر(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے تورات میں آخری نبی(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں، ان سب کو میں نے ان کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو(2) نشانیوں کے بارے میں مجھے ان کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ایک یہ کہ ان کی نرمی غالب رہے گی اور جس قدر زیادہ ان کے ساتھ جہالت و بُرائی کا سُلوک کیا جائے گا، اتنی ہی ان کی نرمی بڑھتی جائے گی۔ چنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ سچے نبی

ہیں۔اے عمر(رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)!میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں،میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال پیارے آقا(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)کی اُمّت پر صدقہ کر دیا۔پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔(دلائل النبوۃ،۱/۲۳-زرقانی،۴/۲۵۳ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر نرمی فرمایا کرتے تھے اور بد تمیزی کرنے والوں کو معافی سے نوازتے تھے،یہی وجہ تھی کہ تورات کا اتنا بڑا عالِم بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کردار سے مُتَأَثِّر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا،لہٰذا نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر نرمی جیسی پیاری عادت(Habit)پیدا کرنے کی کوشش کیجئے،لوگوں کی غلطیوں پر اُنہیں معاف کرنا سیکھئے،کوئی کتنا ہی غصّہ دِلائے ہمیشہ اپنی زبان کو قابو میں رکھئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نرمی کی کتنی اَہَمِّیَّت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا کہ اسے ایمان کی دعوت دیں تو اللہ پاک نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کا حکم ارشاد فرمایا،چنانچہ

پارہ 16 سُوْرَۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 44 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان:تو تم اُس سے نرم بات کہنا اِس اُمید پر کہ شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈر جائے۔ (پ ۱۶،طٰہٰ:۴۴)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں لکھا ہے:یعنی جب تم فرعون کے پاس جاؤ تو

اُسے نرمی کے ساتھ نصیحت فرمانا۔ بعض مُفَسِّرِین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے نزدیک فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت کی تھی اور بعض مُفَسِّرِین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) نے فرمایا: نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا، کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، مرتے دم تک اُس کی بادشاہت باقی رہے گی، کھانے پینے اور نکاح کی لذّتیں مرنے تک باقی رہیں گی اور مرنے کے بعد جنت میں داخلہ بھی نصیب ہو گا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اُسے یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر (اپنے وزیر) ہامان سے مشورہ لئے بغیر فیصلہ نہیں کرتا تھا اور اس وَقْت ہامان موجود نہ تھا (اس لئے اس نے کوئی فیصلہ نہ کیا) جب وہ آیا تو فرعون نے اسے یہ خبر دی اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہدایت پر ایمان قبول کر لوں۔ یہ سُن کر ہامان کہنے لگا: میں تو تجھے سمجھدار سمجھتا تھا (لیکن یہ کیا) تُو ربّ ہے اور بندہ بننا چاہتا ہے، تُو معبود ہے اور عابد بننے کی خواہش کرتا ہے؟ فرعون نے کہا: تُو نے ٹھیک کہا (یوں وہ ایمان لانے سے محروم رہا)۔ (تفسیر خازن، ۳/۲۵۴، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۴۴)

رحمتِ الٰہی کی جھلک

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تفسیرِ صراط الجنان میں لکھا ہے: اس آیت سے اللہ پاک کی رحمت کی جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اپنی بارگاہ کے باغی اور نافرمان کے ساتھ کس طرح اس نے نرمی فرمائی اور جب اپنے نافرمان بندے کے ساتھ اس کی نرمی کا یہ حال ہے تو فرمانبردار بندے کے ساتھ اس کی نرمی کیسی ہو گی؟ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے جب اس آیت کی تلاوت کی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور عرض کی: (اے ربِّ کریم) یہ تیری اُس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے کہ میں معبود ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا حال ہو گا جو کہتا ہے

کہ صرف تُو ہی معبود ہے اور یہ تیری اس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے: میں تم لوگوں کا سب سے اعلیٰ ربّ ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا عالَم ہو گا جو کہتا ہے: میرا ربّ وہ ہے جو سب سے بلند ہے۔ (صراط الجنان، ۶/ ۲۰۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نرمی کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ جب کسی کو نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملے تو شفقت ومَحَبَّت اور نرمی کے ساتھ دعوت پیش کریں، اس انداز سے نیکی کی دعوت دینے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ ہماری بات میں اثر بھی پیدا ہو گا اور ہم جسے نصیحت کر رہے ہیں وہ ہماری بات توجہ سے سُن کر عمل کی کوشش بھی کرے گا۔ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کی نرمی کو اپنی رحمت قرار دیا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 159 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ ترجمۂ کنزالعرفان: تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں (پ ۴، آل عمران: ۱۵۹)

اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے اَخلاق (Manners) کا بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ پاک کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کتنی بڑی رحمت ہے کہ اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نرم دل، شفقت فرمانے والا اور رحم و کرم فرمانے والا بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزاج میں اتنا زیادہ لُطف و کرم (پیدا فرمایا) اور شفقت و رحمت پیدا فرمائی کہ غزوۂ اُحد کے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غُصّہ کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کو اس دن بہت زیادہ تکلیف پہنچی تھی اور اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سخت مزاج ہوتے اور لوگوں سے میل جول میں سختی سے کام لیتے تو یہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دُور ہو جاتے۔ اے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ ان کی غلطیوں کو معاف کر دیں اور ان کیلئے دعائے مغفرت فرمادیں تاکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سفارش پر اللہ پاک بھی انہیں معاف فرمادے۔

(صراط الجنان، ۲/ ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نَرْمی کی اَہَمِّیَّت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح سونا نَرم ہو کر زیور بنتا ہے، لوہا نرم ہو کر ہتھیار بن جاتا ہے اور مٹی نرم ہو کر کھیتوں کی ہریالی کا سبب بنتی ہے، اسی طرح اِسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی "**نرمی**" ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے انسان کے اندر رحمت، شفقت، آسانی، معافی اور برداشت جیسی اچھی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے نرمی کے فضائل پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا)! اللہ پاک رفیق ہے اور رِفق یعنی نرمی کو پسند فرماتا ہے، اللہ پاک نرمی کی وجہ سے وہ چیزیں عطا کرتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۲۶۰۱)

2. ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اُسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے، اُسے بدصورت کر دیتی ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، حدیث: ۲۶۰۲)

3. ارشاد فرمایا: مومن آسانی کرنے والا نرم ہوتا ہے، جیسے نکیل والا اُونٹ کہ کھینچا جائے تو کھنچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔ (مشکاۃالمصابیح، کتاب الآداب، باب الرفق والحیاء...إلخ، ۲۳۰/۳، حدیث: ۵۰۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ نرمی کی کس قدر اَہَمِّیَّت ہے، نرمی اللہ پاک کو بے حد پسند ہے، جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اُسے زینت دیتی ہے جبکہ جو شخص نرمی جیسی پیاری خوبی سے محروم ہوتا ہے وہ ہر وَقْت غُصّے میں بھرا رہتا ہے، بات بات پر دوسروں کو جھڑکتا ہے، غلطی کرنے والے کو سب کے سامنے ذلیل و رُسوا کرتا ہے۔ اب چاہے وہ کتنی ہی زیادہ عبادت کرتا ہو، تَہَجُّد کی نماز پڑھتا ہو، پورے سال کے روزے رکھنے والا ہو، ساری رات نفل عبادات و تلاوت میں مشغول رہتا ہو لیکن اگر اس کے مزاج (Humor) میں سختی ہو گی اور وہ بِلاوجہ مسلمانوں کا دل دکھاتا ہو گا تو یہ عمل قیامت کے دن اس کی پکڑ کا سبب بن سکتا ہے۔ یاد رکھئے! غصے میں آکر کسی مسلمان کا دل دکھانا، سب کے سامنے کسی کو ذلیل و رُسوا کرنا **حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام** ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں غصّے کی حالت یا مذاق کرتے وَقْت کسی کا مذاق اُڑانا، سب کے سامنے شرمندہ کرنا، اس پر تنقید کے تِیر برسانا اور اس کی باتوں پر قَہْقَہَہ لگانا بالکل بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ جس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے بسا اوقات وہ بھی مذاق اُڑانے والوں کے ساتھ قَہْقَہَہ مار کر ہنس رہا ہوتا ہے۔ ایسے میں شیطان یوں مطمئن کر دیتا ہے کہ اس ہنسی مذاق سے یہ بھی خوش ہو رہا ہے حالانکہ وہ بیچارہ خوش نہیں ہوتا بلکہ ہو سکتا ہے اپنی شرم مٹانے کیلئے ہنستا ہو اور اندر ہی اندر اس کے دل کے ٹکڑے ہو رہے ہوں۔ لہٰذا ہمیں ہر اس کام سے بچنا چاہیے، جس سے کسی مسلمان کا دل دُکھتا ہے اور اگر کوئی ہمارے لئے بھی سخت الفاظ استعمال کرے تو فوراً غصے میں آگ بگولا ہونے کے بجائے نرمی اختیار کرتے ہوئے اس کی

اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے، چُنانچِہ

میٹھے بول کی حکایت

خُراسان کے ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو! اُس وَقت ہلا کُو کا بیٹا تگودار اِقتِدار میں تھا۔ وہ بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفر کرکے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سُنّتوں کے پیکر چہرے پر داڑھی سجائے مسلمان مُبَلِّغ کو دیکھ کر اُسے مذاق سُوجھا اور کہنے لگا: میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟ بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مُبلّغ تھے، لہٰذا انہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: میں بھی اپنے ربِّ کریم کا کتّا ہوں، اگر وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہوجاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی۔ چُونکہ وہ ایک باعمل مُبَلِّغ تھے، غیبت وچُغلی، عیب کھولنے، بُرا کلام کرنے اور فُضول گفتگو وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکرُاللہ سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے، لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تِیر بن کر تگودار کے دل میں لگے، جب اس نے اپنے زہریلے کانٹے کے جواب میں اس باعمل مُبلِّغ کی طرف سے خوشبودار جواب پایا تو پانی پانی ہوگیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان ہیں، میرے ہی یہاں ٹھہریئے۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس کے پاس ٹھہر گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اِنفِرادی کوشش نے تگودار کے دل میں انقِلاب پیدا کردیا! وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو مٹانے کا ارادہ کئے ہوئے تھا، آج اسلام کا چاہنے والا بن چکا تھا۔ اسی باعمل مُبلِّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مُبَلِّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے تاتاری

حکومت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی زَبان

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سامنے والے کے کڑوے انداز اور سخت جملے سُن کر بھی کبھی غُصّے میں نہ آتے بلکہ صبر و برداشت سے کام لیتے ہوئے اچھے اخلاق کا مظاہرہ فرماتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی باتیں سامنے والے کے دل میں اُتر جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! میٹھی زبان میں خرچ کچھ نہیں ہوتا ہے مگر اس سے فائدہ بہت ہوتا ہے، جبکہ سخت زبان استعمال کرنے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔

کسی نے کیا خوب انوکھی بات کہی کہ طوطا مِرچ کھا کر بھی میٹھے بول بولتا ہے اور اِنسان میٹھا کھا کر بھی کڑوی باتیں کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مزاج کے خلاف بات سننے پر غُصّہ آہی جاتا ہے مگر ایسے میں ہوش سے کام لینے کے بجائے جوش سے کام لیتے ہوئے صبر و برداشت کا دامن چھوڑنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ آیئے! اس بارے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک سیرت کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

کمالِ ضبط کا مظاہرہ

یہ ان دنوں کی بات ہے جب عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کے سب سے پہلے مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب ایک سینما گھر کے قریب سے گزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار

(Line)میں کھڑا تھا،اس نے بلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مخاطب کرکے کہا: مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو(مَعَاذَاللہ)۔ اس سے پہلے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ موجود اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے،اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بلند آواز سے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا البتہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں، ابھی اِنْ شَآءَاللہ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اجتماع ہوگا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ نے اسے ایک عطر کی شیشی تحفے میں پیش کی۔

چند سالوں بعد اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں ایک اسلامی بھائی عمامہ شریف سجائے حاضر ہوئے اور کچھ اس طرح عرض کی، حضور! چند سال پہلے ایک نوجوان نے آپ کو(مَعَاذَاللہ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے برداشت و نرمی فرماتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی،وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے اچھے اخلاق سے بے حد متأثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہوگئی اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ! میں گناہوں سے توبہ کرکے دینی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔(تعارف امیر اہلسنت، ص۴۰ ملخصاً)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 14 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے، نماز، روزہ اور نفل عبادات کی پابندی کرنے اور اپنے اندر نرمی لانے اور غصے

سے جان چھڑانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" کا رسالہ پُر (Fill) کیجئے اس کی برکت سے صلوۃ و سنت کا پابند بننے کے ساتھ ساتھ اچھی عادات اپنانے کا ذہن بھی بنے گا جیسے کہ ان 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 14 یہ ہے کہ **کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟**۔ اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے ہمارے اندر نرمی پیدا ہوگی اور غصے کی عادت بھی ختم ہو جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ تجہیز و تکفین:

ایک شعبہ تجہیز و تکفین بھی ہے، اس شعبہ کے ذِمہ، شریعت اور مدنی مرکز کے دیے گئے طریقِ کار کے مطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ شعبہ تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک میں تربیتی اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک DVD بنام **"تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع"** بھی جاری کی ہے اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ شعبہ تجہیز و تکفین کے تحت تیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے، اس موقع پر شعبہ تقسیم رسائل کو یہ مدنی پھول دیا گیا ہے کہ وہ بالخصوص ان رسائل "قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ" وغیرہ تقسیم کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نرمی پیدا کرنے کے بارے میں سُن رہے تھے۔ یاد رکھئے! اگر ہم اپنے گھر میں دینی ماحول قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، والد اور والدہ کو نیکی کی دعوت دینی ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، بہن بیٹی کو باپردہ بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے بیٹے کو نمازی بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، دوستوں کو بُرے اعمال سے بچانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے آفس والوں کو سُنّتوں بھرے اجتماع میں لانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے ماتحتوں کو اپنا بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، قافلے، 72 نیک اعمال، مدرسۃ المدینہ بالغان اور دِیگر دینی کاموں کے لیے اسلامی بھائیوں کا ذہن بنانا ہے تو اپنے اندر نرمی پیدا کرنی ہوگی۔ اے اللہ پاک! تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **مُسکراہٹ کا صدقہ ہمیں نرمی** عطا فرمادے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یہ بات ذہن نشین رہے! جو لوگ سخت مزاج ہوتے ہیں لوگ ان کے قریب آنے اور ان سے بات کرنے سے کَتراتے ہیں، ایسے سخت مزاج افراد کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، ان کی پیٹھ پیچھے کچھ اس طرح کی باتیں کہیں جاتی ہیں مثلاً **"بھئی فلاں سے بچ کر رہنا بڑا سخت مزاج ہے"، "چھوٹی چھوٹی باتوں پر سب کے سامنے ذلیل کر دیتا ہے"، "ہر وَقت غُصّے سے منہ پھلائے رہتا ہے" "اس کے رُعب (fear) کی وجہ سے اس کے گھر والے بھی اس سے ناراض رہتے ہیں" وغیرہ۔** ذرا غور کیجئے! کہیں ہمارے بارے میں بھی لوگوں کے یہ تأثرات تو نہیں؟ کہیں ہم بھی لوگوں پر بلاوجہ سختی کر کے خود سے بدظن تو نہیں کر رہے؟ کہیں ہمارے بچے بھی

ہماری شفقت و مَحَبَّت سے محروم تو نہیں رہ گئے؟ اگر ایسا ہے تو ابھی سے اپنے مزاج میں نرمی پیدا کرنے کی کوشش کیجئے کہ جس کا دل نرم ہوتا ہے اس کی عزّت میں اضافہ ہوتا ہے، چنانچہ

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اللہ پاک جن لوگوں پر کرم فرماتا ہے ان کے دلوں میں نرمی ڈال دیتا ہے، وہ لوگوں پر نرمی کرتے ہیں، جس سے ان کی عزّت اور بڑھ جاتی ہے اور جن لوگوں پر اللہ پاک قہر (غضب) فرماتا ہے انہیں نرمیِ دل سے محروم کر دیتا ہے، ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں، لوگوں سے سختی سے پیش آتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۴)

یاد رکھئے! نرمی ایک بہت ہی پیاری خوبی ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظُلم سے روکتی، تَکَبُّر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔ زندگی کا ویران کھنڈر نرمی کے سبب عالیشان محل میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ نرمی پیدا کرنے کے لیے لازمی ہے کہ دل کو نرم کیجئے کیونکہ انسان کا دل اعضاء کا بادشاہ ہے، جب یہ نرم ہو گیا تو ہمارے کِردار میں خود ہی نرمی پیدا ہو جائے گی۔ دل میں نرمی کیسے پیدا ہو؟ آیئے! اس بارے میں چند نکات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) غفلت سے بیدار ہو جایئے!

اگر ہر وَقْت ذِکر و دُرُود میں مشغول رہیں گے تو اس کی بَرَکت سے ہمارا دل نرم ہو جائے گا ورنہ یادِ الٰہی سے غافل رہنے کی نحوست سے دل سخت ہو سکتا ہے، جیسا کہ

حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ذِکر کے علاوہ زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ اللہ پاک کے ذِکر کے بغیر زیادہ گفتگو کرنا دل کی سختی (کی وجہ ہے) اور سخت دل آدمی اللہ پاک سے بہت دور ہوتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزہد، ۶۲-باب منہ، ۴/۱۸۴، حدیث: ۲۴۱۹)

(2) گناہوں کے خلاف اعلانِ جنگ کیجیے!

دل کو نرم کرنے کیلئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے اور ہر چھوٹے بڑے ظاہری باطنی گناہ سے بچنے کی کوشش کی جائے کیونکہ گناہ کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے اللہ پاک کا خوف پیدا کیجئے اور گناہوں کے سبب ملنے والی آخرت کی تکلیفیں اور عذابات کو یاد کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ دل کی سختی دُور ہو جائے گی۔

(3) معاف کرنے کی عادت بنایئے!

اپنے اندر نرمی پیدا کرنے کیلئے خود کو اس بات کا عادی بنایئے کہ جب بھی کسی سے جانے انجانے میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے معاف کر دیجئے اور یہ اُصول ذہن میں رکھئے کہ اگر گندگی کسی چیز پر لگ جائے تو اسے پانی سے پاک کیا جاتا ہے گندگی سے نہیں، اگر ہم اس گندگی کو گندگی سے پاک کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ پاک ہونے کے بجائے مزید ناپاک ہو جائے گی۔ اسی طرح کوئی ہمارے ساتھ نادانی (Unknowingly) میں بُرا سُلوک کرے اور جواب میں ہم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی رویہ اختیار کریں یا اس سے بڑھ کر بُری طرح پیش آئیں تو بات ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائے گی اور دشمنی و لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے گی۔ ہاں! اگر اُس کے ساتھ نرمی و مَحبَّت بھرا سُلوک کیا جائے اور اس کی غَلَطی کو نظر انداز کرتے ہوئے معاف کر دیا جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اِس کے اچھے (Positive) نتیجے کو دیکھ کر کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہو گا۔

پارہ 24 سورۂ حٰمٓ اَلسَّجْدَہ کی آیت نمبر 34 میں اللہ پاک نے ہمیں اسی بات کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (پ ۲۴، حم السجدہ: ۳۴)

ترجمۂ کنزالعرفان: بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دور کردو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے۔

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: تم بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دُور کردو مثلاً غُصّے کو صبر سے (دُور کردو،) لوگوں کی جہالت کو حِلْم (برداشت) سے (دُور کردو) اور بد سُلوکی کو عَفْو و درگُزر (معاف کرنے) سے (دُور کردو) کہ اگر تیرے ساتھ کوئی بُرائی کرے تُو اسے معاف کر دے، تو اس خَصلت (عادت) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح تجھ سے مَحَبَّت کرنے لگیں گے۔

(صراط الجنان، ۸/۶۳۹)

(4) کم کھانے کی عادت بنایئے!

نرمی پیدا کرنے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانا بھی بے حد مفید ہے جبکہ پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کی سختی کا سبب بھی بنتا ہے، جیسا کہ

حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَبِعَ وَ نَامَ قَسٰی قَلْبُهٗ یعنی جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور سو جائے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: لِكُلِّ شَیْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْبَدَنِ الْجُوْعُ یعنی ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ بھوکا رہنا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصوم زکاۃ الجسد، ۲/۳۴۷، حدیث: ۱۷۴۵ ملخصا)

(5) اچھی صحبت اختیار کرنا!

نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُرے لوگوں کی صُحبت سے دُور رہا جائے اور نیک و پرہیز گار لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جیسے لوہا(Iron)نرم ہو کر اَوزار، سونا(Gold)نرم ہو کر زیور، اور مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی انسان دل کا نرم ہو کر ولی، صُوفی، عارِف(ربِّ کریم کو پہچاننے والا) وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ(پاک) کی بڑی نعمت ہے، یہ دل کی نرمی بُزرگوں کی صحبت اور ان کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔" (مرآۃ المناجیح، ۷/۲)

(6) یتیم و مسکین کی خیر خواہی کیجیے!

نرمی پیدا کرنے کا ایک نسخہ یہ بھی ہے کہ یتیم(Orphan) و مسکین کے ساتھ خیر خواہی کیجئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب موجود ہے، چنانچہ

حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا **تجھے** یہ پسند ہے کہ **تیرا** دل نرم ہو جائے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: **جب تیرے** پاس کوئی یتیم آئے تو اس کے سر پہ ہاتھ پھیر اور اپنے کھانے میں سے اسے **بھی کھلا**، تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری حاجتیں بھی پوری ہوں گی۔ (مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب الاموال، ۱۰/۱۳۵، حدیث: ۲۰۱۹۸)

(7) دل کی سختی کے نقصانات پر غور کیجئے!

دل کی سختی کی نحوست یہ ہے کہ اس پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی، دل نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتا، دل کی سختی کی وجہ سے بندہ اللہ پاک کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت

سے دُوری) کا حق دار ہو جاتا ہے، جیسا کہ

امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: میری اُمّت کے رحم دل لوگوں سے بھلائی طلب کرو، ان کے قریب رہا کرو اور سخت دل لوگوں سے بھلائی نہ مانگو کیونکہ ان پر لعنت اُترتی ہے۔ (مستدرک، کتاب الرقاق، باب اشقی الاشقیاء من اجتمع . . . الخ، ۵/۴۵۸، حدیث: ۷۹۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازے کے بارے میں احکام:

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "مردے کے صدمے" سے جنازے کے بارے میں احکام سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ پاک حَیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنھوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (فِردَوسُ الْاَخبار، ۱/۲۸۲، حدیث ۱۱۰۸) (2) بندۂ مومن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام شرکائے جنازہ کی بَخْشِش کر دی جائے گی۔ (مُسنَدُ البزار، ۱۱/۸۶، حدیث: ۴۷۹۶) ☆ جنازے میں رضائے اِلٰہی، فَرض کی ادائیگی، مَیِّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔ ☆ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے، اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائے گی۔ اِس طرح غَور و فِکر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔ ☆ جنازے کو کندھا

دینا کارِ ثواب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" ایک اور حدیث شریف میں ہے: "جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مُستَقِل مغفِرت فرمادے گا۔" (جوہرہ، ص ۱۳۹، دُرِّمُختار، ۳/۱۵۹، ۱۵۸، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۳)

اعلان:

جنازے کے بارے میں بقیہ احکام تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لٰہذا ان کو جاننے کے لئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 18 اگست 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

جنازے کے بارے میں بقیہ اَحکام

☆سُنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (عالمگیری، ۱/ ۱۶۲، بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۲) ☆جنازے کو کندھا دیتے وَقْت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے ☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھُونے کی مُمانَعَت ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۱۲۔۸۱۳) ☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ یا کَلِمَۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۳۹تا۱۵۸)

---

1 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆سُرمہ ڈالتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "سُرمہ ڈالتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

ترجمہ: الٰہی! مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند (فائدہ اٹھانے والا) کر۔ (خزینۂ رحمت، ص ۱۲۵)

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو

جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنیTemporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسانہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں

تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم(یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد